بِسْمِ اللہِ الرَّحْمانِ الرَّحِیم

غزل

سید حسن اختر سابق

مِری زندگی کا حاصل تو اِک بحرِ تشنگی ہے
دیا موج نے سہارا یہ تو حالِ بیکسی ہے

مجھے جستجو ہے اُس کی جو رواں دواں رگوں میں
مِری زندگی فسانہ میری موت زندگی ہے

کبھی حالِ بے خودی میں جو پکارا میں نے اُس کو
تو صدا وہاں سے آئی تجھے شوقِ آگہی ہے

کہو تم جنون اِس کو یا کہو مجھے دیوانہ
جو نہ ہو وِصال اُسکا مجھے موت ہی بھلی ہے

مِری تشنگی بڑھی تو کہا بحرِ بے کراں نے
نہیں آگ یہ بجھے گی ترے دل میں جو لگی ہے

ترے عشق کی جو پی ہے وہ مئے نہیں چھٹے گی
ترا جام جامِ یکتا تیری بزم سرمدی ہے

ترے حسن کی تجلی مِرے شوق کا شرارہ
ترے در پہ بن کے شمع میری ہستی جل رہی ہے

عبث درمیاں ہمارے ہیں ہزاروں پردے حائل
تری اک جھلک کی خاطر رگِ جاں پھڑک رہی ہے

مِرے بحرِ معصیت کا ہے نہیں کوئی کنارہ
ترے بھی کرم کی لیکن نہیں انتہا کوئی ہے

مِری حسرتوں کی کشتی ہے پھنسی بھنور میں سابقؔ
ہے امید میرا ساحل، میری بندگی یہی ہے